صدر نے علماء کو مذہبی ٹھیکیدار قرار دے کر انہیں اسلام کو محدود کرنے کا طعنہ دیا ہے۔ جناب صدر خود ہی فیصلہ کریں کہ اقتدار میں آ کر انہوں نے جس ''توسیع پسندی'' اور ''وسیع البنیادی'' کا مظاہرہ فرمایا ہے اور اپنے ''توسیع پسندانہ عزائم کی تکمیل کے لیے جو جو اقدامات کئے ہیں' کیا انہیں اسلام کو وسعت دینے سے تعبیر کیا جا سکتا ہے؟ یا کم از کم جولب ولہجہ یوم اقبال کی تقریب سے خطاب میں انہوں نے اختیار فرمایا اور جس ''وسیع النظر فی'' کا مظاہرہ فرمایا ہے' اسے اسلام اور افکارِ اقبال سے کوئی نسبت ہے؟

یہ سب اِدھر اُدھر کی باتیں ہیں اور ان باتوں میں بڑی گھاتیں ہیں' جنہیں ہر باشعور شہری اچھی طرح سمجھتا ہے۔ حکمران، قوم کی توجہ اصل مسائل سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ اگر پارلیمنٹ خود مختار ہے تو ارکان پارلیمنٹ کو آئین کی ہر شق پر بحث و گفتگو کا حق حاصل ہے۔ ۱۹۷۳ء کا آئین متفقہ ہے اور پارلیمنٹ کا منظور شدہ ہے جبکہ ایل ایف او جناب صدر کی ذاتی کدّ و کاوش ہے۔ جسے انہوں نے زبردستی، تن تنہا، بزور قوت آئین میں شامل کر دیا ہے اور اب اسے ارکان اسمبلی سے بھی بزور قوت منوانا چاہتے ہیں۔ اپوزیشن کی طرف سے ایل ایف او تسلیم نہ کرنے پر انہوں نے پارلیمنٹ کو ''غیر مہذب'' بھی قرار دے دیا ہے اور ساتھ یہ تسلی بھی دی ہے کہ پارلیمنٹ اپنی مدت پوری کرے گی۔ آثار یہی بتاتے ہیں کہ جنرل صاحب کو جمہوریت راس نہیں آئے گی اور ''آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا'' والا معاملہ ہو گیا ہے۔

ملکی وقومی معاملات میں فردِ واحد کے فیصلے بہر حال نقصان دہ ہوتے ہیں۔ گزشتہ پچپن برسوں سے وطن عزیز مارشل لاء اور عوامی حکومت کے تجربات کی بھینٹ چڑھا ہوا ہے۔ بین الاقوامی حالات، پاکستان کے داخلی مسائل اور سرحدی صورت حال اس امر کی مقتضی ہے کہ اب ہمیں مزید تجربات سے گریز کرنا چاہیے اور ملکی وقومی معاملات متفقہ طور پر طے کرنے چاہئیں۔

جنرل پرویز مشرف صدر پاکستان بننا چاہتے تھے تو پھر انہیں پارلیمنٹ نہیں بنانی چاہیے تھی اور اب پارلیمنٹ بن گئی ہے تو اسے غیر مہذب کہنے کی بجائے اس کی بالادستی تسلیم کرنی پڑے گی، اسے ساتھ لے کر چلنا ہوگا اور اسی کے ساتھ گزارہ کرنا ہوگا۔

## چناب نگر میں پچیسویں سالانہ ''تحفظ ختم نبوت کانفرنس''

مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام ۱۱۔۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۲۴ھ کو چناب نگر میں پچیسویں سالانہ ''تحفظ ختم نبوت کانفرنس'' منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں ملک کے ممتاز علماء و مشائخ اور دانشور شرکت کر رہے ہیں۔ مجلس احرار اسلام کے امیر حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری اور ناظم اعلیٰ جناب پروفیسر خالد شبیر احمد نے تمام احرار کارکنوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لیے تیاریاں شروع کر دیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ کارکن زیادہ سے زیادہ احباب کو کانفرنس میں شرکت کے لیے آمادہ و تیار کریں۔ تحفظ ختم نبوت اور محاسبۂ مرزائیت کے مشن کو کامیاب کرنے کے لیے عوام احرار کا ساتھ دیں اور قدم سے قدم ملائیں۔